یقین کا سفر
از قلم اقصیٰ حنان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

اقصیٰ خان

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۹

تقریباً ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا تھا اور وہ لگاتار اضطراب کی سی کیفیت میں آپریشن تھیئیٹر کے سامنے چکر لگا رہا ہوتا ہے نظر بار بار ٹھیٹر کے دروازے کے اپر جلتی لال لائٹ پر ڈالتا ہے اور پھر اپنے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو دیکھتا ہے اِس وقت کوئی اُس سے پوچھتا کے انتظار کیا ہوتا ہے تو وہ بلا شبہ بتاتا کہ آپریشن تھیٹر کے اُوپر جلتی اُس لال لائٹ کو دیکھنا جہاں اندر آپکا کوئی بہت عزیز زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہو

امی پلیز نہیں روئیں کچھ نہیں ہو گا زِوش کو آپ پلیز دعا کریں بس۔۔۔۔ حوریہ اپنی ماں کو گلے لگائے تسلی دے رہی ہوتی اپنی بہن کی حالت دیکھتے اُسکے خود کی آنکھوں سے آنسو نہیں رُک رہے تھے

بُراق ایک نظر سب پر ڈالتا ہے ماہنور اپنی ماں کے ساتھ بے تاثر چہرہ اور آنکھوں میں آنسو لیئے بیٹھی ہوتی ہے مہتاب اور احمد صاحب دونوں ایک جگہ بینچ پر خاموشی

سے سر جھکائے بیٹھے ہوتے ہیں ریحانہ بیگم اور عائشہ بھی ایک دوسرے کو سہارا دیئے بیٹھی ہوتی ہیں ریحانہ بیگم اپنی آنکھوں سے آئے آنسو کو صاف کرتے ساتھ ساتھ زبانی یاد کی ہوئی سورتیں پڑھتی دعائیں مانگ رہی ہوتی ہیں سب ہی نفوس اپنی اپنی جگہ بے حد پریشان ہوتے ہیں

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی زاویار سمیت باقی سب اُنکی طرف لپکتے ہیں

صائم کیسی ہے وہ کب تک ہوش آئیگا اُسے۔۔۔۔۔۔زاویار بے چینی سے تھیئٹر کے دروازے کو دیکھتے ہوئے اُمید سے پوچھتا ہے صائم ایک نظر سب کو دیکھنے کے بعد اُسے دیکھتے ہوئے متوجہ ہوتا ہے

ظاہری طور پر ہاتھ فریکچر ہونے کے علاوہ کوئی اتنی جسمانی چوٹ نہیں آئی لیکن اندرونی طور پر بہت گہری چوٹ لگی ہے اُنکا خون کافی بہہ چُکا تھا ہم نے پوری کوشش کرلی ہے لیکن اگلے اڑتالیس گھنٹے بہت مشکل ہونے والے ہیں اگر اُنہیں ہوش آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔۔۔۔آگے کا جملہ قصداًادھورا چھوڑ کر زاویار

www.novelsclubb.com

کے کندھے پر ہاتھ رکھتے دعاؤں کی تائید کرتے وہ آگے بڑھ گیا اور ہسپتال کے کوریڈور میں اچانک سناٹا چھا گیا

حاجرہ۔۔۔وہ لڑکھڑا کر گرتیں اس سے پہلے احمد صاحب نے جلدی سے اُنہیں تھام لیا

یہ کیا بول کر گیا ہے ڈاکٹر۔۔۔ نہیں میری زوی کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ کچھ نہیں ہو گا نہ میری زوی کو؟ وہ اُنکے سینے پر ہاتھ پھیرتے وحشت زدہ انداز میں بولیں جب کے اُنکے انداز اور ڈاکٹر کی بات سن کر باقی تمام لوگوں کی آنکھوں میں بھی نمی تھی

ڈاکٹر کے پھونکے گئے صور جیسے الفاظ سننے کے بعد زاویار بے یقینی اور سپاٹ چہرہ لیئے کوریڈور سے جانے لگا اِرد گرد کے لوگ کیا بول رہے تھے کیا کر رہے تھے اُسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا سنائی دیا تو بس ڈاکٹر کے وہ الفاظ وہ غائب دماغی سے چلتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا جب مصطفیٰ نے پیچھے سے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکا

کہاں جارہا ہے۔؟؟وہ سُن پڑتے دماغ کے ساتھ پلٹا تھا اُسنے مصطفیٰ کو دیکھا جسکی آنکھوں میں نمی تھی وہ یکدم ہی مصطفیٰ کے گلے لگ کر گہرے سانس لینے لگا وہ جو کب سے خود پر ضبط کی ئے بیٹھا تھا اُسکے گلے لگتے ہے بے آواز رونے لگا

مصطفیٰ اسکو ہوش تو آجائیگا نہ وہ ٹھیک تو ہو جائیگی نہ ؟اُسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیو گا یار۔۔۔۔ایک ہی ساتھ بہت سے خدشے اُسے لاحق ہونے لگے

میری غلطی ہے ساری میں اُسے نہ جانے دیتا اُس وقت تو ابھی میرے ساتھ ہوتی میرے پاس، میں کیا کرو مجھے سانس نہیں آرہا صیح سے میرا دل پھٹ رہا ہے میں اُسے کھونا برداشت نہیں کر پاؤ گا یارو۔۔۔وہ مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتی یار، مجھے ڈر لگ رہا ہے میری زندگی کا سب سے خوبصوت ترین حصہ اس وقت بیڈ پر بے جان پڑا ہے۔۔۔اُسکی بکھری حالت اس وقت قابل رحم تھی مصطفیٰ نے اُسے زور سے گلے لگا کر اُسکی پیٹھ سہلائ

کون کہتا ہے مرد نہیں روتا مرد روتا ہے جب اُس سے اُسکی عزیز چیز چھین لی جائے

وہ روتا ہے جب اذیت نا

قابل برداشت ہو جائے وہ روتا ہے جب اُس سے اُسکی روح کا حصہ چھین لیا

جائے

وہ خود کے آنسو صاف کرتے ہوئے پیچھے ہوا

؟؟ کہاں جارھے ہو

مسجد،اُس خدا سے مانگنے۔۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ وہاں سے نکل گیا جب کے مصطفیٰ

اُسکی پُشت دیکھتے ہوئے خود باقی تمام لوگو کے پاس کوریڈور کی طرف گیا

وہ مسجد کے سامنے کھڑا حسرت سے مسجد کو دیکھ رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار آیا

ہے وہ روزانہ آتا تھا نماز پڑھنے اُس خدا کی عبادت کرنے لیکن آج وہ اُسکے در پر اپنی

عزیز چیز مانگنے آیا تھا چھوٹے مگر مضبوط قدم اٹھاتے وہ اندر گیا وضو کرتے ہوئے

بھی اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکا خون سے لت چہرہ آرہا تھا اور دماغ میں ڈاکٹر کے کہے الفاظ گونج رہے تھے وضو کرنے کے بعد اُسنے جائے نماز بچھائی اور نفل ادا کیئے سلام پھیرنے کے بعد وہ وہیں بیٹھ گیا دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اپنے کانپتے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر چہرہ اُٹھا کر آسمان کو دیکھا وہ اُمید بھری نظروں سے آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیئے آسمان کو دیکھ رہا تھا اور پھر سجدے میں جاتے ہی آنسو کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا

اے خُدا میں نے تجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگا لیکن آج میں تُجھ سے اپنی زندگی مانگ رہا ہوں میں تُجھ سے تیری بنائی ہوئی مخلوق کی صحت مانگ رہا ہوں خدایا تو جانتا ہے نہ میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں تو پلیز اُسے مجھ سے دور نہ کرنا میں کیسے جیوں گا اُسکے بنا میری سانسیں خوشیاں سب اُس شخص سے جُڑی ہوئی ہیں تو نے مجھے بنا مانگے اُسے دیا تھا اب ایسے نہ چھین اُسے خدایا اُس شخص کو مجھے لوٹا دے۔۔۔۔ وہ آنسو بہاتا اپنے دِل کا حال اُس خدا کو بتا رہا تھا جو صحت، زندگی اور خوشیاں دینے والا رب

ہے وہ جانتا تھا کہ وہ کسی کی دعائیں رد نہیں کرتا وہ سب کی سنتا ہے کئی لمحے آنسو بہانے کے وہ وہ اُٹھ بیٹھا اور ہتھیلیوں سے آنسو صاف کرتے مسجد سے باہر نکلتے رُخ دوبارہ ہاسپٹل کی طرف کیا

*****

پیشنٹ کے پاس ایک یا دو لوگ رُک سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں یہ ہاسپٹل کی پالیسی کے خلاف ہے آپ سب یہاں پلیز رش نہ بنائیں ۔۔۔۔۔

میں زوی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی ۔۔۔۔۔ ہاجرہ بیگم آنسو صاف کرتی یک دم بولیں تھیں

www.novelsclubb.com

تُم ان سب کے ساتھ گھر جاؤ میں اور زاویار یہیں ہیں ۔۔۔۔ احمد صاحب نے اُنہیں نرمی سے سمجھایا

انکل آپ سب چلیں جائیں میں یہاں زاویار کے ساتھ رُک جاتا ہوں آپ سب صبح آجایئے گا۔۔۔۔۔۔ مصطفی نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر مہتاب صاحب کے سمجھانے پر تمام لوگ گھر چلے گئے تھے سب کے جانے کے بعد مصطفی نے بینچ پر سر جھکائے بیٹھے زاویار کو دیکھا اور پھر خود بھی اُسکے پاس آ بیٹھا

مصطفی نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے حوصلہ دینا چاہا

اگر اُسے کچھ ہو گیا پھر کیا کروں گا میں۔۔۔۔۔ سر جھکائے وہ ہلکی سی آواز میں بولا تھا

کچھ نہیں ہو گا، اُس خدا پر یقین رکھو اگر وہ آزمائش میں ڈالتا ہے تو اُس سے باہر نکلنے کے وسیلے بھی پیدا کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ پوری رات اُسی طرح بینچ پر بیٹھا رہا آس پاس کیا ہو رہا تھا کیا نہیں اُسے کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ پوری رات صرف اُسکی زندگی کی دعائیں کرتا رہا

*****

بیٹا تُم دونوں گھر چلے جاؤ کچھ دیر بعد آ جانا پوری رات بھی یہیں تھے میں اور بُراق ہیں یہاں۔۔۔۔۔۔احمد صاحب اپنے سامنے کھڑے مصطفیٰ کو کہتے ہیں نظر زاویار پر بھی ڈالتے ہیں

نہیں جب تک زوِش کو ہوش نہ آ جائے میں کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔۔زاویار نے اُنہیں نرمی سے جواب دیا اور دوبارہ بینچ پر جا بیٹھا احمد صاحب نے اُسکی بکھری حالت دیکھی اور اُسکے اگے وہ کچھ نہ کہہ سکے۔۔۔۔۔

صبح سے رات ہو چُکی تھی اور زوِش کو ابھی تک ہوش نہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر، وہ پیشنٹ کو سانس لینے میں پروبلم ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ایک نرس آپریشن تھیٹر سے بھاگتے ہوئے باہر آتے ہی سامنے کھڑے ڈاکٹر سے کہتی ہے جسکی بات سنتے ہی ڈاکٹر تھیٹر کی طرف بڑھتے ہیں۔۔۔۔نرس کی بات سنتے سب ہے لوگ پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں زاویار بے چینی سے تھیٹر کے باہر چکر کاٹ رہا ہوتا ہے جب اندر سے ڈاکٹر کو آتا دیکھ وہ اُنکی طرف مڑتا ہے

کونگریٹیولیشن، پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے وہ اب خطرے سے باہر ہیں کچھ دیر میں آپ اُنسے مل سکتے ہیں۔۔۔۔ڈاکٹر کے کہے الفاظ پر سب ہی نے سکھ کا سانس لیتے خدا کا شکر ادا کیا زاویار کو یوں لگا جیسے کسی نے اُسے تپتے صحرا سے نکال کر چھاؤں میں رکھا ہو۔۔۔۔

جہاں باقی تمام لوگ زوِش سے ملنے وارڈ کی طرف جانے لگے وہیں زاویار نے مسجد کا رُخ کیا۔۔۔۔

زوِش جب سے ہوش میں آئی تھی اُسکے ماں باپ اُسکے سرہانے بیٹھے پیار کر رہے تھے اُسکے سب ہی عزیز رشتے اُسکے پاس تھے لیکن اُسکی نظریں اُسے ڈھونڈ رہی تھیں جسکے چہرے پر اُسنے خود کے دور جانے کا خوف دیکھا تھا لیکن وہ اُسے کہیں نظر نہ آیا نرس کے کہنے پر سب ہی لوگ وارڈ سے باہر آچکے تھے۔۔۔۔۔۔

زاویار مسجد سے شکرانے کے نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ ہاسپٹل لوٹا تھا۔۔۔

بیٹا تُم گھر جا کر آرام کر لو کل سے یہیں ہو اب تو زوِش کو بھی ہوش آگیا ہے

۔۔۔۔۔احمد صاحب نے ایک بار پھر اُسے گھر جانے کا کہا اُنکے اِس طرح کہنے اور

بُراق اور مصطفیٰ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے گہرا سانس خارج کیا

کیوں کے وہ دونوں ہی اُسکا جواب جانتے تھے

نہیں انکل میں بلکل ٹھیک ہوں، اِس وقت مجھے گھر کے اُس کشادہ کمرے سے زیادہ

ہاسپیٹل کے اِس وارڈ میں سکون آئیگا۔۔۔۔۔۔اُسکے نرم لہجے اور معدب انداز میں

دیئے گئے جواب پر احمد صاحب نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اُسکے کندھے پر ہاتھ

رکھا۔۔اُنکے بعد اگر کوئی اُنکی بیٹی سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے تو وہ زاویار تھا

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔

وارڈ کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا جہاں سامنے اُسکا نازک وجود مشینوں میں جکڑا ہوا

تھا وہ دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی پاس میں رکھے سٹول کو آگے کھینچتے وہ اُسکے بیڈ

کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔ نظر اُسکے ڈرپ لگے ہاتھوں پر گئی اُسنے احتیاط سے اُسکے

ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھاما بہت نرمی سے وہ اُسکے ہاتھ پر اپنا انگوٹھا ٹریس کرنے لگا، نظر اُٹھا کر اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی وہ کس قدر تکلیف میں تھی زاویار کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسکی بند آنکھوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ اُسے محسوس کرنے لگا وہ اُس سے دور نہیں گئی تھی وہ اُسکے قریب ہے بے حد قریب یہی سوچ اُسکے اندر تک سکون پھیلا رہی تھی اُسکے دل پر ایک بوجھ سا تھا جو اُتر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

دُنیا میں کوئی لڑکی چاہ کر بھی زاویار سلطان کے دل میں وہ مقام حاصل نہیں کر سکتی جو زوِش شاہ نے بنا چاہے حاصل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ گزری رات کے ساتھ وہ محبوت سا اُسکے چہرے کو دیکھتے ایک ایک نقوش کو حفظ کر رہا تھا اور اسی دوران وہ خود بھی نیند کی وادیوں میں اُتر گیا تھا۔۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

دوائیوں کا اثر ختم ہوا زوِش کی آنکھ کھلی ہلکی آنکھیں کھولتے اُسنے روم کی چھت کو دیکھا پھر چہرہ گھوما کر نظر کھڑکی پر ڈالی جہاں سے روشنی اندر جھلک رہی تھی اپنے پاس سٹول پر بیٹھے زاویار کو دیکھا جو بیڈ پر سر رکھے اُسکا ہاتھ مضبوط مگر نرمی سے پکڑے سو رہا تھا زوِش نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر اُسکے سر پر رکھنا چاہا اس سے پہلے زاویار کے وجود میں حرکت ہوئی اُسنے اپنا ہاتھ دوبارہ پیچھے کر لیا۔۔۔زوِش کو جاگتا ہوا دیکھ وہ بلکل سیدھا ہوا

کیا ہوا کہیں درد ہو رہا ہے؟ کچھ چاہیۓ؟ پانی؟ وہ ایک ہی سانس میں بہت سارے سوال کر گیا تھا

www.novelsclubb.com

نہیں کچھ نہیں چاہیۓ۔۔۔۔آہ اتنی فکر

تُم گھر چلے جاتے تھوڑا آرام کر لیتے۔۔۔۔زاویار کی آنکھوں کی سرخی دیکھتے ہوۓ اُسنے کہا

نہیں، تُم اور میں یہاں سے ساتھ ہی گھر جائیں گے۔۔۔۔اُسکا لہجہ اٹل تھا

میں ایک دِن بیہوش تھی۔۔اب تو ٹھیک ہوں

تُم پورے تیس گھنٹے بیہوش تھی۔۔۔۔۔ تمھیں پتا ہے میں نے ان گھنٹوں میں تمھاری آواز نہیں سنی تھی مجھے لگا میں بہرہ ہو جاؤ گا،میں نے ان گھنٹوں میں تمھارا چہرہ نہیں دیکھا تھا مجھے اپنی آنکھیں بے مقصد لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے میں کتنا ڈر گیا تھا مجھے لگا تُم مجھ سے دور چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔وہ اُسکا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا جیسے ہاتھ چھوڑے گا اور وہ بہت دور چلی جائیگی۔۔۔

کیا میں واقعی اتنی محبت کے قابل ہوں؟؟

محبت بہت چھوٹا سا لفظ ہے تُم "انت الحیات" ہو مطلب تُم میری زندگی ہو۔۔۔۔ وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور وہ سُن رہی تھی

زندگی پتا ہے کسے کہتے ہیں،سانس لینے کو؟نہیں تمھاری آواز کو۔۔ تمھاری دید کو۔۔ تمھیں کہتے ہیں زندگی اور اپنی زندگی کسے پیاری نہیں ہوتی یار۔۔۔۔۔وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمسخر ہنسا۔۔۔۔ کتنا خوبصورت احساس ہوتا ہے جب کوئی آپکو بنا کسی مفاد کے اتنا چاہے یہ احساس زوِش کو صرف زاویار کی محبت میں ہی مل سکتا تھا

دروازہ نوک ہوا اندر سے اجازت ملنے پر بُراق نے ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا

۔۔۔

میں اندر آجاؤ۔۔۔۔ وہ شرارت بھرے لہجے میں اجازت مانگنے لگا جس پر زاویار نے اُسے اندر آنے کا اشارہ کیا

ہیلو بھابھی کیسی ہیں آپ، مجھے یاد تو کیا ہی ہو گا آپ نے۔۔۔۔۔۔ وہ چلتا ہوا زوِش کے پاس آیا اور ہاتھ میں پکڑا باغ بعد بیڈ کے پاس پڑی ٹیبل پر رکھا

وہ تمھیں کیوں یاد کرنے لگی جب اُسکا شوہر ہے اُسکے پاس۔۔۔۔ زاویار نے اُسے گھورا

شوہر بھی تو دیکھیں، بیمار بندے سے اچھی باتیں کرتے ہیں تا کہ اُسکا مائنڈ فریش ہو اور آپ سے اچھی باتوں کی اُمید تو مجھے بلکل نہیں۔۔۔۔۔اُسکی گھوری کو کسی خاطر خواہ میں نہ لاتے ہوئے اُسنے جواب دیا

اوہ ہاں ایک کام تو میں بھول ہی گیا۔۔۔۔کچھ یاد آنے پر وہ اچانک اُٹھا اور گھر سے لائے ہوئے بیگ کو ٹٹولنے لگا

مل گیا۔۔۔۔بیگ سے روم فریشنر نکال کر وہ پیچھے پلٹا اور پورے روم میں اسپرے کرنے لگا۔۔۔

بس بس بہت زیادہ نہیں کرنی۔۔۔اُسے لگاتار اسپرے کرتا دیکھ زاویار نے اُسے روکا

ویسے یہ کیوں لائے تھے تُم؟

وہ میں نے سوچا میری بھابھی ہاسپٹل کی بدبو سے تنگ آگئی ہونگی تو کیوں نہ روم فریشنر لے جاؤ۔۔۔۔۔۔

کہاں ملے گا آپکو ایسا دیور۔۔۔۔زاویار نے اُس ڈرامے کو دیکھا لیکن وہ جانتا تھا ان کچھ گھنٹوں میں وہ بھی کتنا ڈر گیا تھا اسی لیئے اب زِوش کے ٹھیک ہونے پر وہ اتنا خوش ہو رہا ہے

بلکل کہیں نہیں مِلنے والا۔۔۔۔۔زِوش نے اُسکی بات میں حامی بھری

باقی کون کون آیا ہوا ہے باہر؟

میں اور عائشے آئے ہیں ڈیڈ اور موم آرہے تھے۔۔۔۔

اوہ اچھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو آپ بھابھی کو یہ سب کھلا دیں امی کے سخت آرڈر ہیں ان میں سے کچھ بھی نہیں بچنا چاہئے۔۔۔۔ بُراق نے بیگ میں رکھا سامان نکال کر اُنکے سامنے رکھا اور پھر خود روم سے باہر چلا گیا

چلیں جی بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔ زاویار نے پیار سے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسکو بیٹھنے میں مدد کی اور اپنے ہاتھوں سے اُسے کھلانے لگا۔۔۔۔

****

زوِش کو آج پانچ دونوں بعد ڈسچارج کیا گیا تھا اور صبح سے ہی سب اُسکا خاصا خیال رکھ رہے تھے ریحانہ بیگم اُسے ہر آدھے گھنٹے بعد کچھ نہ کچھ کھلا رہی تھیں اور ابھی بھی وہ اُسکے سامنے فروٹس سے بھری ٹرے لے کر بیٹھی تھیں

چلو زوِش یہ تھوڑے سے فروٹس ہیں کھالو۔۔۔۔ زوِش ایک نظر فروٹس سے بھری ٹرے کو دیکھنے کے بعد ہے بس نظروں سے زاویار کو دیکھتی ہے جو بیڈ کے

پاس کھڑا چہرہ جھکائے ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔ وہ زوِش کو دیکھتا ہے جو اُمید لیئے اُسے دیکھ رہی تھی

امی میں اسے کھلا دیتا ہوں اب فکر نہ کریں۔۔۔۔ چہرے پر یک دم سنجیدگی لیئے وہ بولا

اچھا میں جا رہی ہوں لیکن اسے یہ لازمی کھلا دینا کافی کمزور ہو گئی ہے یہ۔۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ م وہ تابعداری سے جواب دیتا ہے اور ریحانہ بیگم کے جانے کے بعد ہی اُسکا قہقہ گونجتا ہے

بہت ہنسی نہیں آرہی تمھیں۔۔۔۔۔

ہاں تو اپنی حالت دیکھو کیسی مسکینوں والی شکل بنا رہی تھی۔۔۔۔

تُم میرا مزاق بنا رھے ہو۔۔۔۔۔ وہ خفا ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

میں تمھارا مزاق بنا سکتا ہو کیا؟؟اس طرح پوچھنے پر وہ ایک نظر اُسے دیکھتی ہے اور پھر سر نفی میں ہلا کر سیدھی ہو کے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ تمھیں کیا پسند ہے مطلب کیا کرنے کا شوق ہے۔۔۔۔۔وہ اُسکے سامنے بیٹھا اُس سے سوال کرتا ہے

مجھے بائک رائڈنگ کا بہت شوق ہے لیکن مجھے چلانی نہیں آتی۔۔۔۔۔وہ مایوسی سے بولی

میں سیکھادونگا۔۔۔۔۔

سچی؟؟وہ خوشی سے چیختی ہے اُسکے بچوں کی طرح خوش ہونے پر وہ مسکراتے ہوئے ہاں کہتا ہے

اچھا تمھیں بائک رائڈنگ کا شوق کیوں ہے؟اُس نے کبھی زوِش کو بائیکس کے بارے میں بات کرتے ہوئے نہیں سنا تھا اُسے تجسس ہوا

مجھے بائک ریس دیکھنا بہت پسند تھا اسی لیے میں موبائل پر ہر ریس ویڈیو دیکھتی تھی اور اُس سے میرا شوق بڑھتا گیا۔۔۔

اچھا۔۔۔۔اُسنے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ہاں اور نیل میرا فیوریٹ ہے۔۔۔۔

ایک منٹ، کون، نیل ؟؟ وہ یکدم سوچوں سے باہر آیا چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی

ہاں میرا فیوریٹ بائک ریسر ہے۔۔۔۔وہ جوش سے بتاتی ہے

کیا پسند ہے تمہیں اُس میں۔۔۔وہ اُلجھا تھا

اُسکے بائک چلانے کا انداز، اتنا پیارا لگتا ہے جب وہ اپنی کو اسکی ننجا (kawaski ninja H2R) پر ہیرو کی طرح انٹری مارتا ہے، کیا ریس لگاتا ہے وہ ہر بر جیت کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا بس بس۔۔۔۔اُسکے منہ سے نیل کی تعریف سنتے وہ بیزار ہوا

تُم ابھی سو جاؤ ٹائم زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔اُسکا کوئی ارادہ نہیں ہوتا نیل نامہ سننے کا

تُم میری باتوں سے تھک گئے ؟؟ وہ مصنوعی ناراضگی سے پوچھتی ہے

میں تمھارے سامنے بیٹھ کے پوری رات بنا تھکے تمھیں سُن سکتا ہوں، لیکن زیادہ دیر جاگنے سے طبیعت خراب ہو جائیگی اسی لیئے ابھی سو جاؤ۔۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے لیٹ جاتی ہے اس لڑکے کے ہر انداز سے محبت جھلکتی تھی

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

*****

وہ لگاتار سونے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے لیکن نیند کو سو دور ہوتی ہے کروٹ لیتے ہوئے وہ اپنے ساتھ سوئی زوِش کو دیکھتا ہے اور پھر سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے بالکونی میں جاتا ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات کے اِس پہر کمرے کی خاموش فضا میں اُسکا موبائل بجتا ہے نیند میں ہاتھ بڑھا کر وہ سائڈ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھاتا ہے اور نیند میں ہی کال پک کرتے فون کان سے لگاتا ہے

کون۔۔۔۔بند آنکھوں سے نیند میں ڈوبی آواز میں وہ پوچھتا ہے

زاویار۔۔۔۔۔مصطفیٰ اُسکی آواز پر یکدم اُٹھتا ہے آنکھیں مسلتے ہوئے موبائل پیچھے کر کے وقت دیکھتا ہے

سب خیریت،زوِش ٹھیک ہے۔۔۔حور کی نیند خراب نہ ہو اسی لیئے وہ بالکونی میں آجاتا ہے

www.novelsclubb.com

ہاں سب خیریت ہے۔۔۔۔۔۔

تو اِس وقت کال کیوں کی کوئی مسئلہ ہوا ہے۔۔۔۔۔اُسے فکر ہونے لگتی ہے

یار،نیل اچھا ہے یا میں؟؟

کیا؟؟اُسے جیسے سمجھ نہ آیا تھا

نیل زیادہ اچھا ہے یا میں ؟؟

زاویار تُم نیند میں تو نہیں ہو؟؟

زوِش نے کہا ہے کہ اُسے نیل اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

اور تُم نے یہ بتانے کے لیئے مجھے رات کے دو بجے کال کی ہے ؟؟اُسے تو اپنی نیند خراب ہونے کا صدمہ لگ گیا تھا

تمھاری نیند سے زیادہ ضروری اس وقت میری بات ہے۔۔۔وہ کیسے نیل کو پسند کر سکتی ہے۔۔۔۔اُسکی آواز میں دکھ تھا

یہ بات تُم اپنی بیوی سے پوچھو میری نیند کیوں خراب کر رہے ہو اور اس طرح آدھی رات کو مجھے کال نہ کیا کر میری بھی ایک عدد بیوی ہے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے ٹھاک

www.novelsclubb.com

سے کال کاٹ دی تھی زاویار نے موبائل پیچھے کر کے موبائل کو دیکھا اور پھر دوبارہ

کمرے میں آگیا موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھتے وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

*****

زوِش کھانے کھاتے ہوئے ہلکی نظریں اُٹھا کر زاویار کو دیکھتی جو اُسکے سر پر بیٹھا

اُسے زبردستی کھانا کھلا رہا تھا

ایسے نہیں دیکھو جلدی کھاؤ اُسکے بعد دوائی بھی لینی ہے۔۔۔۔۔اُسکی گھوری کو بنا

کسی خاطر خواہ میں لیتے ہوئے وہ رعب سے بولا

اُسکے کھانے کے بعد زاویار نے دوائیاں اُسکے آگے رکھیں

اپنا خیال رکھا کرو تمھیں دیکھ کر کوئی جیتا ہے۔۔۔۔زوِش نے اُسے دیکھا جو گلاس

میں پانی انڈ ھیل رہا تھا اُسنے نظریں اُٹھا کر دیکھنے پر زوِش کا دِل بے ساختہ ہی دھڑکا

تھا وہ اُسکی نیلی آنکھوں میں اپنے لیئے لی گئی محبت کے سمندر میں ڈوب سی گئی تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دروازہ نوک ہونے پر اُسکا طلسم ٹوٹا تھا ہڑ بڑا کر اُسنے نظروں کا زاویہ بدلہ تھا اور زاویار اُسکے چہرے کے آتے جاتے رنگوں کو دیکھ کر ہی محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔

زاویار نے دروازہ کھولا جہاں سامنے فاطمہ کھڑی تھی زاویار سے ملنے کے بعد وہ اندر آئی تھی۔۔۔روم کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر زاویار نے مسکراتے ہوئے زوِش کو دیکھا اور وہ جو اسکو دیکھنے سے احتیاط برت رہی تھی اُسکے اس طرح مسکرانے پر اُسے اپنا دل الگ تڑلے پر دھڑکتا ہوا محسوس ہوا وہ اُسکی مسکراہٹ اور گال پر پڑنے والے ڈمپل میں ایک دفع پھر سے کھو گئی تھی

اہم اہم۔۔۔۔فاطمہ نے گلا کھنکھارا

فاطمہ کی بچی۔۔۔۔زوِش نے اُسے گھورا وہ ہنستے ہوئے اُسکے سامنے بیٹھی تھی

کیا، ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔اُسے مسلسل خود کو دیکھتا پا کر اُسنے پوچھا

تمھارے چہرے پر محبت کی لالی دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

محبت؟؟؟اُسے جیسے حیرت ہوئی تھی

ہاں محبت۔۔۔ تمھارے چہرے اور تمھاری آنکھوں سے محبت جھلک رہی ہے

۔۔۔۔۔

نہیں مجھے محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔وہ صاف انکاری ہوئی تھی

اچھا جب وہ تمھارا خیال رکھتے ہیں تو تمھیں کیسا لگتا ہے۔۔۔۔۔

زوِش کو یاد آیا جب اُسکا ہاتھ جلا تھا وہ کتنا پریشان ہوا تھا ہاسپٹل کے روم میں دیکھی اُسکی سُرخ آنکھیں یاد آئیں جو اُسکے رونے کی عکاسی کر رہی تھیں۔۔۔۔اپنا آپ خوش قسمت محسوس ہوتا ہے مجھے

اُس سے دور جانے کا خیال آئے تو کیا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُسے یاد آتا تھا ایکسڈنٹ کا وقت جب اُسنے پہلی بار اُس شخص کے ساتھ رہنے کی خواہش کی تھی، ایسے جیسے کوئی میرے جسم کا حصّہ کاٹ رہا ہو۔۔۔وہ بنا وقت لگائے سارے سوالوں کا جواب دے رہی تھی

محبّت ہو گئی ہے تمھیں زاویار بھائی سے۔۔۔۔۔سب ٹھر سا گیا تھا، ساری دنیا رُک سے گئی تھی، ایک لمحے کے آگاہی تھی بس ایک پل کی

محبّت۔۔۔وہ زیر لب بڑبڑائی تھی

مجھے محبّت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔اُسنے کچھ کہنے کے لیئے لب وا کیئے تھے لیکن کوئی جواب نہ بن پایا تو کیا اُسے سچ میں محبت ہو گئی تھی

ہاں مجھے محبّت ہو گئی ہے اور یہ بہت غلط ہوا ہے۔۔۔اُسنے خالی خالی بے یقین نظروں سے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھا فاطمہ نے اُسکے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑا

کس بات کا ڈر ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔اُسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اُسنے پوچھا

اپنے ٹوٹ جانے کا، خود پر کی گئی ہے یقینی کا، مجھے ڈر ہے پھر سے کوئی میرے کردار پر شک کر کے مجھے توڑ دیگا میری محبّت کو دھتکار دیگا۔۔۔وہ ہذیانی انداز میں بول رہی تھی

کیا زاو یار بھائی تُم سے محبّت کرتے ہیں۔۔۔۔

خود سے زیادہ۔۔۔۔

کیا انہوں نے تُم سے کبھی کردار کی صفائی مانگی ہے۔۔۔۔

زوِش کے دماغ میں ہر سین جیسے کسی فلم کی طرح چلنے لگا کیسے اُسنے برتھڈے والے دِن اُسے صائم سے بچایا تھا، کیسے اُسنے پھوپھو کے لگائے گئے الزام کے بعد بھی اُس سے ایک سوال تک نہیں کیا تھا۔۔۔اُسنے کھوئے سے انداز میں سر نفی میں ہلا یا

تمھیں زاویار بھائی سے بہترین ہم سفر کہیں نہیں مل سکتا وہ تمھیں بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔ہاسپٹل میں اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اتنا تو جان چُکی تھی کہ وہ کس قدر زوِش سے محبت کرتا ہے

ہمم۔۔۔۔آنکھوں کی نمی صاف کرتے وہ مسکرائی تھی

اچھا بتاؤ اُس میں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ اب اُسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی

پورا کا پورا زاویار۔۔۔۔۔

اُسے دیکھو تو کیسا لگتا ہے؟؟

اپنی کسی نیکی کے صلے جیسا۔۔۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی

اتنی محبت؟؟ وہ مصنوعی حیرت لیئے شرارت سے بولی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں کیوں کے وہ بہترین ہے اُسنے مجھے تب تھاما جب میں کمزور ہو چُکی تھی اُسنے مجھ سے تب بھی محبت کی جب ساری دنیا مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تُم نے کبھی اطمینان دیکھا ہے؟؟ وہ اسکو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں نے دیکھا ہے، اُسکے قدموں کی آہٹ میں، اُسکے ساتھ رہنے کے وعدوں میں، اُس کی محبّت کے والہانہ اظہار میں، اُس کی مجھے دی گئ توجہ میں، اُسکی آمد پر دل کی دھڑکنوں کی بے پناہ ہلچل میں۔۔۔وہ شخص میرے لیئے اُس تحفے کی طرح ہے جو بن مانگے مل گیا۔۔۔وہ زاویار سلطان کی محبت پر پوری کتاب لکھ سکتی تھی

میں بہت خوش ہو تمھارے لیئے۔۔۔۔فاطمہ نے اُسے گلے لگایا تھا وہ اس چہرے پر خوشی دیکھنے کے لیئے ترس چکی تھی اور آج اُسے اتنا مطمئن اور خوش دیکھ کر اُسے سکون ہوا تھا

****

مصطفیٰ تھکا تھکا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا کمرے کی لائٹ آف تھی البتہ لیمپ کی مدھم روشنی جل رہی تھی اُسنے بیڈ پر دیکھا جہاں حوریہ سو رہی تھی ہاسپٹل میں کام ہونے کی وجہ سے وہ آج گھر لیٹ آیا تھا حوریہ بھی اپنے آفس کے کام کی وجہ سے تھک چکی تھی اسی لیئے جلدی سو گئی تھی وہ کبرڈ سے اپنے کپڑے لیتے واشروم میں چلا گیا فریش ہونے کے بعد وہ باہر آیا اور بیڈ پر حور کے ساتھ کروٹ لیتے اُسے دیکھنے لگا اُسکے قریب تر ہوتے اُسنے ماتھے پر بوسہ دیا، وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آکر لیتی تھی اور نیند کی کچّی بھی تھی خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے حور نے نہ محسوس انداز میں آنکھیں کھولیں تھی مصطفیٰ کو خود کے اتنے قریب دیکھ کر وہ چونکی تھی اُسکی خمار آلود نظروں کو دیکھتے اُسکے جسم میں سنسنی پھیلی

اپنی کان کی لو پر اُسکے لبو کو محسوس کرتے وہ ساکن ہوئی تھی

مے آئے۔۔۔ جذبات سے چور آواز حوریہ کی پلکیں جُھک گئی اُسکی اِس رضا مندی پر مصطفیٰ کے چہرے پر مسکان چھا گئی اور وہ تمام شدتیں جو اُسنے اپنی شریک

www.novelsclubb.com

حیات کے لیئے رکھی تھی وہ تمام شدتیں وہ اپنی من پسند بیوی پر اُتارنے لگا حوریہ کو اُسکے ہر عمل سے اُسکی محبّت جھلکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

******

کلاس ختم ہونے کے بعد وہ باہر نکلا یہاں وہاں دیکھنے کے بعد تھوڑا دور اُسے ماہنور نظر آگئی تھی جو اپنی دوست کے ساتھ کسی بات پر ہنس رہی تھی وہ اُسکی ہنسی میں کھو سا گیا تھا کچھ لمحے دیکھنے کے بعد اچانک جگہ کا احساس ہوتے وہ سر جھٹکتا اُسکی طرف بڑھا

چینوٹی، بات کرنی ہے کچھ تُم سے۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔۔ وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر جانے لگے

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ دونوں ہاتھ جینز میں ڈالتے اُسنے کندھے اچکائے

بُراق تُم نے کہا تھا کہ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں تو اب میں ہی کہہ رہا ہوں کہ بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔ماہنور نے رُک کر اُسکی پُشت کو گھورا اور پھر آگے بڑھ کر ایک زوردار مُکّہ اُسکی قمر میں رسید کیا

آہ، چیونٹی۔۔۔۔۔۔اتنی زور سے کون مارتا ہے یار

تمہیں تو اس سے بھی زور سے لگنے چاہیے۔۔۔۔۔غصّے سے کہتی وہ اُس پر مکّوں کی بارش کرنے لگی۔۔آس پاس کے اسٹوڈنٹس بھی رک کر اُنہیں دیکھنے لگے بُراق جو کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا وہ ایک لڑکی سے مار کھا رہا تھا بُراق نے اُسے نہیں روکا وہ اس طرح مُکّے برساتی اُسکے دل کے تار و کو چھیڑ چُکی تھی

کیا مطلب میں جب بھی تنگ کروں گا تُم ساری زندگی ایسے ہے مارتی رہو گی

کیا۔۔۔وہ اچانک رکی تھی اِرد گرد نظریں دوڑائیں جہاں اسٹوڈنٹس انہیں دیکھ رہے تھے اُسے اپنی حرکت پر رج کے شرمندگی ہوئی تھی اور بُراق اپنی ہنسی روکے کھڑا تھا

تمھیں لوگو کی وجہ سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔

اُنہہ۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے والی شرمندگی بھک سے اُڑ گئی تھی

کیا تم نے کبھی محسوس کیا ہے کہ کوئی شخص جس سے تُم ہمیشہ انجان رہے ھو وہ تمھاری رُح کو گٹار کی طرح چھیڑتا ہے اور تُم ایک نئی دھن میں بجنے لگے ہو، تُم خود کو بے اختیار محسوس کرتے ہو تُم زندگی کو نئے انداز سے دیکھنے لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔

اُسکے چہرے پر نظریں گھاڑے وہ پوچھتا ہے وہ بے ساختہ نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے اور اچانک ہنسنے لگتی ہے

مسٹر بُراق محبّت تو نہیں کر بیٹھے؟؟ وہ اُسے چھیڑتی ہے۔۔۔

ارادہ تو نہیں تھا محبّت کا لیکن اگر اسی خلوص سے ملتے رہے تو ہو بھی سکتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون ہے وہ بیچاری، مجھے بتاؤ میں اُسکے دکھ میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔
مزاق اڑاتے وہ اُسے تنگ کرنے لگی

بڑی ہنسی آ رہی ہے نہ بتادو گا بہت جلد۔۔۔۔۔وہ اُسے گھورتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

****

روم کا سارا سامان بکھرا ہوا تھا وہ پچھلے دس منٹ سے اپنا موبائل ڈھونڈ رہی تھی لیکن اُسے کہیں نہیں مل رہا تھا یہاں وہاں دیکھتے اُسکی نظر زاویار کے موبائل پر پڑی اُسے اپنی عقل پر افسوس ہوا تھا وہ اُسکے موبائل سے اپنے نمبر پر کال بھی تو کر سکتی تھی، ٹیبل پر رکھے زاویار کے موبائل کو اٹھاتے اُسنے اپنے نمبر پر کال لگائی، موبائل بجنے کی آواز پر وہ آواز کی جاتی جاتی ہے جہاں اُسے اپنا موبائل بیڈ کے نیچے گرا ہوا ملتا ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ یہاں پر کیسے آیا۔۔۔ شاید نیند میں ہاتھ لگنے کی وجہ سے گر گیا ہو گا۔۔۔ خود کو خود کی جواب دیتے ہوئے وہ زاویار کا موبائل دوبارہ ٹیبل پر رکھنے جاتی ہے جب اچانک کچھ سوچتے ہوئے رُک جاتی ہے پلٹ کر واشروم کے دروازے کو دیکھتی ہے اور پھر زاویار کا موبائل آن کرتی ہے موبائل چیک کرتے ہوئے وہ فوٹوز میں جاتی ہے تھوڑا سا اسکرول کرتے ہوئے وہ نیچے جاتی ہے اور اُسکی آنکھیں حیرت سے کھلتی ہیں وہ ایک ایک تصویر کو حیرت سے دیکھ رہی ہوتی ہے جہاں اُسکی ہر ایک ایک مومنٹ کی تصویر ہوتی ہے کہیں جاگے، کہیں سوئے ہوئے کی کہیں کچن میں کھڑے ہوئے کی تمام تصویروں کو دیکھتے وہ آخر والی تصویر پر جاتی ہے جس میں وہ کسی چھوٹی بچی کے ساتھ گلے لگی ہوتی ہے اُسے یاد آتا ہے یہ تصویر اُس مال کی ہے جہاں وہ پہلی بار زاویار سے ٹکرائی تھی لیکن یہ اُسنے کب کھینچی۔۔۔۔ وہ ابھی اسی سوچ میں تھی جب اپنی گردن پر پانی کی بوند محسوس ہوئی وہ جلدی سے پلٹی ہے جہاں زاویار اُسکے سامنے کھڑا ہوتا ہے اُسکے بال ماتھے پر بکھرے ہوتے تھے جن

www.novelsclubb.com

سے پانی کی ننھی بوندیں بہہ رہی تھیں اس بکھرے حلیے میں وہ اُسکا دل دھڑکا چکا تھا

چیکنگ ہورہی تھی کیا میرے موبائل کی۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ بس میرا موبائل نہیں مل رہا تھا تو تمھارے نمبر سے کال لگائی تھی

۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے خود کو نارمل کرتی ہے

لیکن مجھے تو کچھ اور کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے وہ اُسے مزید تنگ کرتا ہے

ن۔۔ نہیں وہ میں بس۔۔۔۔وہ کوئی بہانہ کرنا چاہتی تھی لیکن نہ کر سکی اسی لیے اپنے ہاتھ میں پکڑا اُسکا موبائل وہ اُسکے سامنے کرتی ہے زاویار اپنے موبائل کی سکرین پر اُسکی تصویر دیکھ کر مسکراتا ہے

مجھے اچھا لگتا ہے تمھارے ہر انداز ہر مومنٹ کو اپنے فون میں قید کرنا۔۔۔۔۔۔

لیکن تمھارے موبائل میں تمھاری تصویریں بہت کم ہیں۔۔

ہاں کیوں کہ مجھے اپنی تصویریں لینا اتنا پسند نہیں۔۔۔

پھر میری تصویریں کیوں لیتے ہو؟

کیوں کہ مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔زوِش اُسکا چہرہ دیکھتی ہے جسکے خود کے موبائل میں اُس سے زیادہ زوِش کی تصویریں تھی اُسے اپنی تصویر لینا پسند نہیں تھا لیکن اپنی بیوی کے ہر ایک لمحے کو اُسنے اپنے موبائل میں سیو کر رکھا تھا۔۔۔

لیکن تُم نے کچھ تصویریں اچھی نہیں لی اُن میں، میں اچھی نہیں لگ رہی تھی ۔۔۔۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے اُسے بتاتی ہے

تُم مجھے ہر حال میں پیاری لگتی ہو۔۔۔۔وہ بے ساختہ اُسے دیکھتی ہے جو اُسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے آہ یہ لڑکا ہمیشہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کیسے اظہار کر لیتا ہے

*****

جاری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com